

## قسط نمبر، 12

حور بچہ تمہیں کیا ہیلپ چاہیے۔۔

ازلان نے ہمیں بھیجا ہے۔۔

اپنی نے ازلان کے کہنے پر کمرے میں آتے ہی حور سے کہا جو ایک ڈارک بلو کلر کا عبا یہ پہنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی۔۔

اپنی اسکا کیا کرنا ہے۔۔

حور نے اپنی کی آواز سن کر عبا یہ کے ساتھ کا حجاب اور باقی سب انکے سامنے کرتے کہا تو اپنی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔

ماشاء اللہ ہمارا بچہ تو اس میں بہت پیارا لگے گا۔۔

ادھر دو ہم تمہیں بتاتے ہیں۔۔

اپنی نے حور کے سامنے کھڑے ہوتے پہلے حجاب کیپ اٹھائی اور اسکے بالوں کو اچھی طرح سے کور کر کے حجاب کیپ کو اسکے سر پر باندھا۔۔

## خوشخبری راسٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

**Prime Urdu Novels Publications**

**Whatsapp : 03335586927**

**Email : aatish2kx@gmail.com**

ٹھیک ہے۔۔

اپنی نے وہ حور کے سر کے پیچھے باندھتے ہی نرمی سے پوچھا تو حور نے ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔۔

اپنی نے اسی کے ساتھ کا نقاب اٹھایا اور اسے بھی اسی طرح اچھے سے حور کا چہرہ کور کرتے اسکے سر کے پیچھے باندھا۔۔

اب یہ آخری ہے۔۔

پھر ہمارے بچے کا حجاب پورا ہو جائے گا۔۔

اپنی نے حور کے ہاتھ سے میچنگ حجاب سٹالر پکڑتے نرمی سے کہا تو حور نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

اپنی نے اچھے سے حور کا حجاب کر کے ڈریسنگ ٹیبل کے ڈرار سے پنز نکالی۔۔  
کیوں کہ انکو وہاں اپنی نے ہی رکھا تھا اسی لیے ڈھونڈنے میں آسانی ہوئی۔۔

میں نے یہ دیکھی تھی پھر میں نے کہا یہاں تو سب کچھ عجیب ہے تو اسکی خیر ہے۔۔  
حور نے اپنی کو پنز اپنے سر پر لگاتے دیکھ منہ بسورتے ہوئے کہا تو اپنی نے قہقہہ لگایا۔۔

نہیں نہیں یہ حجاب کے لیے ہوتی ہیں۔۔

اپنی نے حور کو سمجھاتے کہا اور حور کو رخ واپس شیشے کی طرف موڑا تو حور یکٹکی باندھے خود کو آئینے میں دیکھنے لگی۔۔

واؤ اپنی کتنا خوبصورت لگ رہا ہے یہ۔۔

میں نا آئندہ ڈریس کی جگہ یہی لوں گی۔۔ بلکہ آج ازلان سے کہوں گی یہی لے دیں۔۔

## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION



حور نے چمکتے ہوئے کہا تو اپنی نے ایک بار پھر قہقہہ لگایا۔۔

پہلے جو ہیں انہیں تو پہن لو۔۔

اپنی نے نرمی سے حور کے چمکتے چہرے کی طرف دیکھتے کہا تو حور نے خود کے سر پر ہاتھ مارا۔۔

ہاں سچ ابھی تو بہت ہیں۔۔

حور نے خود سے بڑبڑاتے کہا تو اپنی نے مسکراتے اسکی طرف دیکھا۔۔

اب چلو بچہ۔۔

ازلان ویٹ کر رہا ہوگا۔۔

اپنی نے نرمی سے کہا اور کمرے سے باہر کا رخ کیا۔۔

تو ایک بار پھر سے خود کا آئینے میں جائزہ لے کر حور نے کمرے سے باہر کا رخ کیا۔۔

اور پھر سیڑھیوں کی طرف۔۔

پر پہلے ہی شاہویز کو سیڑھیوں سے اوپر آتے دیکھ حور نے اپنے قدم پہلی سیڑھی پر ہی روک لیے۔۔

شاہویز جو اپنا موبائل اپنی پاکٹ میں ڈال کر اوپر چڑھنے لگا تھا حور کو دیکھ ایک دم رکا۔  
اسے حور کی آنکھوں کی بخوبی پہچان تھی۔

حور کو لگا تھا کہ اگر وہ دو منٹ تک جائے گی تو شاہویز آرام سے سائیڈ سے ہو کر گزر جائے گا پر  
شاہویز کو اپنے آس پاس سے گزرتے نا دیکھ حور نے ایک نظر اوپر اٹھا کر سیڑھیوں سے نیچے دیکھا تو  
شاہویز کو وہی پر ر کے اپنی طرف دیکھتے دیکھ فوراً نظریں نیچے کی۔  
اور اپنی انگلیوں کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا۔  
جبکہ شاہویز کے لیے ساری دنیا جیسے تھم سی گئی تھی۔  
نیو یارک میں یہ نظارہ کم ہی دیکھنے کو ملتا تھا پر حور اس طرح عباہ میں اچھے سے نقاب کیے اسے واقع  
کوئی حور لگ رہی تھی

---  
یہ لڑکی میری جان لے کر رہے گی۔  
شاہویز نے خود بڑبڑاتے کہا جبکہ نظریں حور پر ہی اٹکی تھیں۔

جسٹ بیوٹیفل (just beautiful)۔  
شاہویز نے ایک بار پھر خود سے کہا اور فرست سے حور کی طرف دیکھنے لگا۔

ازلان جو ابھی گارڈز کو تیار کر کے اندر آیا تھا۔

اسکی پہلی نظر شاہویز پر پڑی پر شاہویز کو اپنی جگہ اٹکا دیکھ اسنے اسکی نظروں کا تعاقب کیا تو اسکی نظریں حور پر رکیں۔

ماشاء اللہ۔

ازلان کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

اسنے اپنی نظریں واپس شاہویز پر کیں جو ابھی تک ایسے ہی کھڑا حور کو دیکھ رہا تھا۔  
تو ازلان ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ سجائے آہستہ سے شاہویز کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا۔  
اور سرگوشی نما آواز میں بولا۔

بہنت پیاری لگ رہی ہے۔

ہے نا ااا۔

ہاں بہنت۔

شاہویز نے حور پر نظر رکھتے ہی بے اختیار کہا۔

اور پھر جیسے ایک دم اپنے ٹرانس سے نکلا اور جلدی سے اپنے پیچھے دیکھا۔

جہاں ازلان ایسے ہی چہرے پر شرارتی مسکراہٹ لیے کھڑا تھا۔

م میرا مطلب یہ کدھر جا رہی ہے۔۔

شاہویز نے خود کو کمپوز کرتے اپنی گردن کی بیک پر ہاتھ پھیرتے بات کو گول کرتے کہا تو ازلان نے  
بامشکل اپنا قہقہہ روکا۔۔

اہاں شاہویز آفندی کی آواز میں لڑکھڑاہٹ۔۔

ازلان نے اسی شرارتی لہجے میں کہا تو شاہویز نے اسے ایک گھوری سے نوازا اور اپنے بالوں میں ہاتھ  
پھیرا۔۔

حور آجاؤ نیچے وہی رہنے کا ارادہ ہے کیا۔۔

شاہویز کی گھوری کو کسی خاطے میں لائے بغیر ازلان نے اپنا رخ حور کی طرف کرتے کہا جو ابھی بھی  
خود کو شاہویز کی نظروں کے حصار میں محسوس کر رہی تھی۔۔

ازلان کی آواز پر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے نیچے آئی اور ازلان کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔۔

کہاں جا رہے ہو تم دونوں۔۔



ازلان ابھی کچھ کہتا کہ ازلان کی فضول بکواس سے بچنے کے لیے شاہویز نے سنجیدگی سے کہا اور اپنی نظریں ازلان پر ہی رکھیں۔۔

جس کے چہرے پر کسی نے مسکراہٹ ایلفی چپکا دی تھی۔۔

امم ہم لوگ شاپنگ پر جا رہے ہیں۔۔

ازلان نے اسی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو شاہویز نے اکتاہٹ زدہ سانس ہوا کے سپرد کی۔۔ اور ازلان کی طرف سنجیدگی سے دیکھا۔۔

تم بہتر جانتے ہو کہ باہر جانے سے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔  
نہیں بلکہ اسے باہر لے جانے سے۔۔

شاہویز نے سنجیدگی سے کہا اور آخر میں حور کی طرف اشارہ کیا جو ازلان کے ساتھ ہی نظریں نیچے کیے کھڑی تھی۔۔

نہیں زیادہ گارڈز ساتھ جا رہے ہیں ڈونٹ وری (don't worry)۔۔  
ازلان نے اپنی مسکراہٹ روکتے شاہویز کی بات سمجھتے فوراً سنجیدگی سے بتایا۔۔

پر پھر بھی ازلان تم سمجھ نہیں رہے۔۔

کہیں نا کہیں وہ لوگ اسے اب واپس چاہتے ہیں اسکی وجہ کیا ہے یہ بھی میں پتہ کر لوں گا۔۔  
شاہویز نے ابکی بار سرد لہجے میں کہا تو ازلان کو واقع ہی ایسا فیل ہوا جیسے اسے یہ فیصلہ کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔

ک کون لوگ۔۔

ابھی ازلان شاہویز کی بات پر کچھ بولتا جب ان دونوں کو حور کی انتہائی آہستہ آواز سنائی دی تو شاہویز نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا اور حور کی طرف دیکھا۔  
اور ایک بار پھر اسے ایسا لگا اس نے دنیا کی سب سے بڑی غلطی کر لی ہو۔۔

شاہویز نے اسے کچھ بھی جواب دیے بغیر اپنی نظریں فوراً اس پر سے ہٹا کر یہاں وہاں دیکھنا شروع کر دیا۔۔

جب ازلان بولا۔۔

کوئی لوگ نہیں حور ویسے ہی تم زیادہ مت سوچو۔۔  
ازلان نے نرمی سے کہا۔۔

ت تو آپ جانے دیں ہمیں پلیز۔۔

ازلان کی بات سنتے حور نے ازلان کے پیچھے سے نکلتے جلدی سے شاہویز سے کہا۔۔

تو بھی شاہویز نے اسکی طرف نا دیکھا۔۔

جیسے وہ ادھر ادھر دیکھنے میں کچھ زیادہ ہی مصروف تھا۔۔

تو حور نے ازلان کی طرف دیکھا تو ازلان نے اتنی سیریس سچویشن میں بھی اپنی ہنسی پر قابو پاتے اپنے کندھے اچکائے۔۔

حور نے ایک قدم آگے کر کے شاہویز کے سفید کرتے کی آستین کو اپنے ہاتھ سے تھوڑا سا کھینچا۔۔  
ش شاہویز۔۔

حور نے نا جانے کے ڈر سے اپنے اندر پوری ہمت جمع کرتے منمناتے ہوئے کہا۔۔

حور کی ایسا کرنے پر شاہویز نے ایک جھٹکے سے اپنا دھیان واپس اسکی طرف کیا۔۔

اور پہلے اپنے بازو پر ہوئی اسکے ہاتھ کی گرفت کو دیکھا اور پھر اسکی طرف جو شاہویز کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔۔

شاہویز کے دیکھنے پر حور نے جلدی سے اسکی آستین کو چھوڑا اور اپنا جو ایک قدم آگے لیا تھا واپس پیچھے لے لیا۔۔

شاہویز نے حور کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو حور نے اسکے ڈر سے بغیر کچھ بولے اپنی انگلیوں کو ساتھ کھیلنا شروع کر دیا۔

اب کچھ بولو گی۔

شاہویز کو بخوبی پتا تھا وہ کیا کہنا چاہتی ہے پر پھر بھی وہ اسکے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

آپ ہ ہمیں جانے دیں پلیز۔

حور نے ممناتے ہوئے کہا تو ازلان نے حور کی اتنی ہمت پر داد دیتی نظروں سے اسکی طرف دیکھا

--

یہاں کچھ ہو رہا ہے کیا جو سب اکٹھے کھڑے ہیں۔

ابھی شاہویز یا ازلان ہی کچھ بولتے جب انم کی آواز انکے کانوں میں پڑی۔

انم کی آواز پہچانتے ہی حور بدک کر اور بھی ازلان کے ساتھ چپک کر کھڑی ہو گئی اور اپنی نظریں نیچے کر لیں۔

شاہویز اور ازلان دونوں نے حور کا یہ ریکشن (reaction) ضبط سے دیکھا۔

اور شاہویز نے ایک گہری سانس لے کر انم کی طرف دیکھا۔



جو کہ بولڈ ریڈ کلف کے کروپ ٹوپ میں اپنا بیگ اپنے ہاتھ میں لیے کھڑی تھی۔۔

نہیں کچھ نہیں ہو رہا۔۔

شاہویز نے اپنا گلہ صاف کرنے کے بعد سنجیدگی سے جواب دیا۔۔

ٹھیک ہے لے جاؤ اسے ازلان پر بی کئیر فل۔۔۔

انم کو جواب دینے کے بعد شاہویز نے سنجیدگی سے ازلان سے کہا تو ازلان نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔  
اسے بھی سمجھ آگئی تھی کہ فحاح وہ حور کو انم سے دور بھیجنا چاہ رہا ہے۔۔

چلو ڈول۔۔

ازلان نے حور کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے لیے باہر کی طرف بڑھا۔۔  
حور نے مینشن سے باہر قدم رکھا تو ایک تازہ سانس باہر کی ہوا میں لیا۔۔

جبکہ ازلان اسے اپنے ساتھ لیے گاڑی کی طرف بڑھا۔۔

جس کے آگے پیچھے گارڈز کی دوجیپ تھیں۔۔۔

ازلان نے حور کے لیے پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھولا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو حور جو اپنے ٹرانس میں پورچ کے سائیڈ پر بنے باغیچے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔  
اپنے ٹرانس سے باہر آئی۔۔۔  
اور بڑی سی مسکراہٹ کے ساتھ ازلان کی طرف دیکھا۔۔۔

جب گاڑی میں بیٹھتے ہی اسکی نظر سامنے جیپ میں سوار اسی گاڑی پر پڑی۔۔۔  
حور نے اپنا گلہ تر کرتے اس گاڑی کی طرف دیکھا۔۔۔  
"سر آفندیز کا مشن اوور کرنے کے لیے اس سے بہتر آپشن نہیں"۔۔۔  
حور کے دماغ میں اچانک سے یہ الفاظ گونجنے لگے تو حور نے بے اختیار اپنے سر کو پکڑا۔۔۔  
جبکہ اس گاڑی کی نظریں بھی بس حور پر ہی اٹکی تھیں۔۔۔

ازلان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر گاڑی سٹارٹ کی تو حور نے خود کو کمپوز کرتے اپنا سر جھٹکتے اپنا رخ کھڑکی سے باہر کی طرف کیا۔۔۔  
اور اب اسے پتا چلا تھا کہ یہاں کیا کیا ہے۔۔۔

بس یہ ایک خوبصورت مینشن ہی تھا۔۔۔

ساتھ بس ایک بلڈنگ تھی۔۔۔

اور ایک بڑی سی راہداری سے گزرنے کے بعد مین روڈ تھا۔۔۔

مین روڈ پر گاڑی کے آتے ہی حور نے آس پاس سے گزرتی گاڑیوں اور درختوں کو دلچسپی سے دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔

جب اسکے کانوں میں ازلان کی آواز پڑی۔۔۔

ہاں تو حور پہلے کدھر جانا پسند کرے گی۔۔۔

آج تمہیں بڑی سی آفر ہے جو کہو گی وہی ہو گا۔۔۔ بس مجھ سے دور ہو کر کہیں پر جانا اوکے۔۔۔  
تم ہمیشہ وہاں میرے پاس رہو گی۔۔۔

اور میرا ہاتھ بھی نہیں چھوڑو گی اوکے ڈول۔۔۔

ازلان نے حور کی توجہ اپنی طرف کروا کر نرمی سے سمجھایا تو حور نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

پر مجھے نہیں پتا کہ کہاں جانا ہے۔۔۔

حور نے آہستہ سی آواز میں کہا تو ازلان نے مسکراتے ہوئے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

اوکے ہم پہلے مال جائیں گے پہلے۔۔۔

ازلان نے اسکی پریشانی دور کرتے کہا تو حور نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

باقی کا سفر خاموشی سے گزرا۔۔

کیونکہ حور بہت دلچسپی سے باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی اور ازلان اسی بات سے خوش تھا۔

ازلان نے بہت پڑے مال کر کے سامنے گاڑی روکی تو حور نے خوشی سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر ازلان کی طرف جو مسکراہٹ کے ساتھ اسکی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

چلیں۔۔

ازلان نے نرمی سے حور سے پوچھا تو حور نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

ازلان نے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر آیا اور حور کی طرف کا دروازہ کھولا اور اسکے کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلائی۔۔

تو حور نے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا۔۔

تو ازلان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے اپنے ہمراہ لیا۔۔

جبکہ گارڈز پوری بلڈنگ کے آس پاس پھیل گئے تھے۔۔



اور تین گارڈز انکے ساتھ تھے جن میں سے ایک وہ گارڈ عبدالقاسم بھی تھا۔

اسے دیکھ کر حور نے اپنی گرفت ازلان کے ہاتھ پر مضبوط کی تو ازلان نے نرم نگاہوں کے ساتھ اسکی طرف دیکھا۔

کیا ہوا حور کچھ نہیں ہوگا میں ہوں نا۔

ازلان نے نرمی سے کہا تو حور نے ہاں میں سر ہلایا۔

اور اسے لیے اپنے ساتھ مال میں انٹر ہوا۔

تو وہاں کا مینجر تیزی سے ازلان کے پاس آیا۔

پر حور لوگوں کی نظروں سے انتہائی کنفیوز ہوتے ہوئے اپنی گرفت ازلان کے ہاتھ پر اور بھی مضبوط کرتی جا رہی تھی۔

کیا ہوا ڈول۔

مینجر سے بات کرنے کے بعد ازلان نے نرمی سے حور کو مخاطب کیا تو حور نے آہستہ سے نظریں اٹھا کر ازلان کی طرف دیکھا۔

یہ سب ہم دونوں ک کو کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔  
حور نے سرگوشی نما آواز میں کہا تو ازلان نے مسکراتے ہوئے اسکی طرف دیکھا۔۔

کیونکہ حور دیکھو یہاں کوئی بھی تمہاری طرح عباہ میں نہیں ہے بس اسی لیے چھوڑو تم۔۔  
مسلم عورتوں کے لیے یہاں یہ سب کامن بات ہے۔۔  
چلو میرے ساتھ۔۔

ازلان نے حور کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔  
اور واقع ہی سب لوگ حور کو ہی ایسی عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔

ازلان نے حور کا ہاتھ پکڑا اور اسے لیے ایک لیڈیز بوتیک میں انٹر ہوا۔  
جہاں آلریڈی سیلز وومین اور مینجر انہیں کے لیے کھڑے تھے۔۔

ازلان نے انکو دیکھ کر آہستہ سے سر ہلایا اور حور کو لے کر آگے بڑھا۔  
حور کیسے ڈریسز چاہیے بتاؤ۔۔

ازلان نے پھر سے نرمی سے پوچھا تو حور نے اپنا رخ ازلان کی طرف کر کے کنفیوز نظروں سے دیکھا

جب اسکی نظر ایک بار پھر اس گارڈ پر پڑی۔۔

حور نے جلدی سے اپنی نظریں پھرتے ازلان کی طرف کی اور اسی کنفیوژن کے ساتھ اسکی طرف دیکھا۔۔

م مجھے ت تو نہیں پتا۔۔  
جیسی گ گھر میں ہیں ویسی ہی لے دیں۔۔  
حور نے سب کی نظروں سے خاص طور پر اس گارڈ کی نظروں سے پزل ہوتے منمناتے ہوئے کہا۔۔  
حور اگر تم کمفرٹبل نہیں ہو تو ہم چلتے ہیں۔۔  
ازلان نے اسے زیادہ گھبراتے دیکھ پریشانی سے کہا تو حور نے فوراً نا میں سر ہلایا۔۔

ن نہیں ہم کرتے ہیں ناشاپنگ وہ تو ویسے ہی پ پہلے کبھی آئی نہیں نا اسی لیے۔۔  
حور نے ازلان کے پریشان چہرے کی طرف دیکھ نرمی سے کہا تو حور نے مسکراتے آہستہ سے اسکے بال سہلائے۔۔

اور پھر باقی ساری شاپنگ حور نے سب کچھ بھلائے خوش ہوتے ہوئے کی۔۔  
تقریباً دو گھنٹے کی شاپنگ کے بعد حور نے تھکتے ہوئے ازلان کو آواز دی۔۔

ازلان بس اب چلتے ہیں۔۔

حور نے ازلان کی طرف دیکھتے کہا جو حور کے لیے ایئرنگ چوز کر رہا تھا۔۔  
ویسے بھی حور تو بس خوشی خوشی ازلان کے ساتھ تھی پر اسکی اصل شاپنگ تو ازلان نے کی تھی۔۔

بس ڈول اتنی جلدی تھک گئی۔۔  
ازلان نے اسکی حالت دیکھتے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

بھوک لگی ہے۔۔

حور نے ابکی بار منمناتے ہوئے کہا تو ازلان نے جلدی جلدی سب کچھ پیک کروا کر حور کو اپنے ساتھ  
باہر کی طرف بڑھا۔۔

اور اسے لیے پارکنگ ایریا کی طرف آیا جب سب گارڈز بھی اپنی اپنی جگہ پر واپس آئے۔۔



اور حور کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔

ازلان اپنی سائیڈ پر گیا جب گارڈز نے سارا سامان گاڑی میں رکھا اور حور نے بھی اپنی جگہ سنبھالی۔۔

ہممم تو حور نے کیا کھانا ہے۔۔

ازلان نے گاڑی سٹارٹ کرتے نرمی سے کہا۔۔

میں وہ جو اپنی نے بنائی تھی وہ کیا تھی ب بریانی ہاں بریانی کھاؤں گی۔۔

حور نے ازلان کی طرف دیکھتے چمکتے ہوئے کہا تو ازلان کے ہونٹوں کو بھی مسکراہٹ نے چھوا۔۔

اوکے ٹھیک ہے پھر چلو میں تمہیں یہاں کے بیسٹ پاکستانی ریستورنٹ میں لے کر جاتا ہوں جہاں کی بریانی بہت سیشل ہے۔۔

تمہیں پتا ہے حور وہ بریانی نور کو بہت پسند تھی۔۔

اس سے کبھی غلطی سے بھی پوچھ لو نا کیا کھانا ہے تو فوراً سوچے بغیر بریانی بولتی تھی۔۔

اور اپنی ماما کی طرح ہی ح۔۔

ازلان جو حور کو اپنی روانی میں سب بتائے جا رہا تھا ایک دم اپنے ہواس میں واپس آیا۔۔  
اور کانپتے ہاتھوں سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے

